منتخب اردو تفاسیر کی روشنی میں آیاتِ ختم نبوت کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical study of Ayat-e Khatm-e Nabubat in the light of selected popular interpretations

Ali Sher
PhD Scholar Islamic studies, Department of Quranic Studies, The Islamia University Bahawalpur:
alisher54300@gmail.com

Dr.Iftikhar Ahmad
Associate Professor, Department of Quranic Studies, The Islamia University Bahawalpur: Iftkhar.Ahmad@iub.edu.pk

Abstract:
The belief of Khatm-e Nabubat is definite from the religion requirements, among its arguments, the Qur'anic verses are at the first number. The verses of the Khatm-e Nabubat are ultimate evidences as well as arguments. It has been prepared by keeping six Urdu popular commentaries for model. These commentaries are considered as the pillars of the Tafseer literature of Islam. In all of them, the importance of this belief was highlighted, but they all presented articles without any disagreement that it is not correct to interpret the verses of the Khatm-e Nabubat. All these commentators have tried to prove it through various recitations, dictionaries, hadiths, interpretations of proverbs, linking verses, articles of the Qur'an and rational arguments that Hazrat Muhammad (PBUH)is the last prophet. It is against the authority of the Qur'an for anyone to come as a prophet after him, even in any situation. The interpretations to be supported in this context are extremely weak. No matter how many angles of interpretation are made on this perspective, the result of all of them is that the Qur'an does not have any meaning for a new prophet. Rather, the truth is that those who interpret the verses of the Khatm-e-Nububat do not have any reliable method of reasoning. Their interpretations are rejected by the text itself, which is clear from the examples. Hence, it is need of the hour that a persuasive, comprehensive, clear and reliable work should be done in this regard. This research will highlight the perspective, importance, foremost need and better answer of research question.

Keywords: *Ultimate, Arguments, Reliable, Perspective, Persuasive.*

تمہید:

پاکستان میں تفسیر ثنائی، معارف القرآن، تدبر قرآن، تفہیم القرآن، ضیاء القرآن اور تبیان القرآن اردو تفسیری ادب کا اولین انتخاب ہے۔ اسی طرح یہ تفاسیر مسالک اہلسنت کی ترجمان بھی ہیں۔

مذکورہ منتخب تفاسیر متداول ہیں عوام وخواص میں یکساں مقبول ہیں۔ ان تمام تفاسیر میں آیات ختم نبوت کا تحقیقی اسلوب، تفسیری مطالب اور تعبیری تفہیم یکساں ہے۔

ان تمام تفاسیر میں مندرجہ ذیل امور میں اشتراک ہے:

(1) آیات ختم نبوت کی قطعیت (2) آیات ختم نبوت کا اپنے ظاہری معنی پر ہونا یعنی ہر اعتبار سے محکم ہونا نا کہ متشابہ حقیقی و متشابہ من وجہ (3) آیات ختم نبوت میں کسی قسم کی تاویل کا قائل نہ ہونا (4) خاتم بمعنی آخری ہونا (5) مذکورہ عقیدہ کا ضروریات دین سے ہونا (6) تعبیرات قرآنی کی تمام اقسام سے یکساں طور پر استدلال کرنا (7) عقیدہ ختم نبوت کا ان بنیادی عقائد میں سے ہونا جس پر امت مسلمہ چودہ صدیوں سے مجمع علیہ ہے۔

(1) آیات ختم نبوت کی قطعیت:

سورۃ الاحزاب کی آیت 40 میں 'خاتم النبیین' اپنے مفہوم پر قطعی ہے اس کی قطعیت میں کسی مسلمان نے تاویل یا شک کا قول بھی نہیں کیا۔ چنانچہ پیر کرم شاہؒ اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں لکھتے ہیں کہ ختم نبوت کے عقیدہ کو ثابت کرنے کیلئے ہم جو دلائل پیش کریں گے وہ قطعی اور یقینی ہیں۔ سب سے پہلی دلیل درج ذیل آیتِ مبارکہ ہے:

" مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا" [1]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کا اسم گرامی لیکر فرمایا کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں"[2]

جس طرح پیر کرم شاہؒ نے آیت ختم نبوت کو قطعی قرار دیا ہے۔

---

1 القرآن:40/33

AlQur'an: 40/33

2-ازہری، محمد کرم شاہؒ، ضیاء القرآن (ط:1399ھ) ضیاء القرآن پبلیکشنز لاھور، پاکستان 4/65

Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Quran (d. 1399 AH) Zia-ul-Quran Publications Lahore, Pakistan4/65

اسی طرح مفتی محمد شفیع نے بھی اس آیت کو قطعی کہا بلکہ علامہ سعیدیؒ نے تو آیات ختم نبوت کو دو طرح سے قطعی کہا ایک ان آیات کی دلالت خود قطعی ہے دوسرا ان آیات کے مفاھیم پر قطعیت کا حکم بیان کیا"[3]

اجماع کی دلالت خود قطعی ہوتی ہے پھر یہ کہ اجماع کے پیچھے بہت سے دلائل ہوتے ہیں کیونکہ اجماع حکم کو واضح کرتا ہے ثابت نہیں کرتا۔

ثبوت اسکا آیت کی قطعیت سے ہو گا اور آیت کے مفہوم کی قطعیت پر اجماع ہے تو اس طرح آیات ختم نبوت کا قطعی ہونا سب کے نزدیک مسلم ٹھہرا۔

(2) آیات ختم نبوت کا اپنے ظاہری معنی پر ہونا یعنی ہر اعتبار سے محکم ہونا نا کہ متشابہ حقیقی و متشابہ من وجہ:

یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہری معنی پر ہے پھر یہ کہ اس میں نہ تو تاویل کی گنجائش ہے نہ ہی قراءتوں کی کمزوری ہے چنانچہ "**خاتم**" کی دونوں قراءتیں محکم ہیں کیونکہ دونوں قراتوں کا معنی آخری نبی ہی ہے۔ جیسا کہ روح البیان اور قرطبی میں ہے

اسی لیے صحابہ کرام نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی کسی تاویل کو قبول نہیں کیا۔ امت تا حال اس میں کسی تاویل کی قائل نہیں جیسا کہ مفتی شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں:

"امت نے اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے اور اس پر کہ اس آیت کا نفس مفہوم ہی مراد ہے بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے اس لیے ان تمام فرقوں کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ ان کا کفر قطعی طور سے اجماع امت اور نقل یعنی کتاب و سنت سے ثابت ہے۔"[4]

بلکہ اس سلسلہ میں اس بات کو علامہ عثمانیؒ نے اس انداز سے نقل کیا ہے وہیں پر علامہ مودودیؒ نے اس آیت کے ضمن میں کی جانے والی تاویلات کو ذہن میں لانا بھی دیوانگی قرار دیا۔

چنانچہ علامہ مودودیؒ لکھتے ہیں:

3- سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن (ط:2010ء) فرید بک سٹال اردو بازار لاھور، پاکستان 9/474

Saeedi, Ghulam Rasool, Tabian-ul-Quran (2010) Farid Book Stall Urdu Bazar Lahore, Pakistan 9/474

4- عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن (ط:1999) ادارہ معارف القرآن کراچی، 5/267

Usmani, Mufti Muhammad Shafi, Ma'arif-ul-Quran (d. 1999) Institute of Ma'arif-ul-Quran Karachi, 5/267

"ایک گروہ جس نے اس دور میں نئی نبوت کا فتنہ عظیم کھڑا کیا ہے لفظ خاتم النبیین "نبیوں کی مہر" کرتا ہے اور اس کا مطلب یہ لیتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جو انبیاء بھی آئیں گے وہ آپ کی مہر لگنے سے نبی بنیں گے یا بالفاظ دیگر جب تک کسی کی نبوت پر آپ ﷺ کی مہر نہ لگے وہ نبی نہ ہو سکے گا۔ لیکن جس سلسلہ بیان میں یہ آیت وارد ہوئی ہے اسکے اندر رکھ کر اسے دیکھا جائے اس لفظ کا یہ مفہوم لینے کی قطعاً کوئی گنجائش نظر نہیں آتی بلکہ اگر یہی اس کے معنی ہوں تو یہاں یہ لفظ بے محل ہی نہیں مقصود کلام کے بھی خلاف ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری تاویل اس گروہ نے یہ بھی کی ہے کہ " خاتم النبیین" کے معنی افضل النبیین کے ہیں یعنی نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے البتہ کمالات نبوت آپ ﷺ پر ختم ہو گئے ہیں لیکن یہ مفہوم لینے میں بھی وہی قباحت ہے جو اوپر ہم نے بیان کی ہے۔ سیاق وسباق سے مفہوم بھی کوئی مناسبت نہیں رکھتا بلکہ الٹا اسکے خلاف پڑتا ہے۔ کفار و منافقین کہہ سکتے تھے کہ حضرت کم درجے کے ہی سہی بہر حال آپ ﷺ کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے پھر کیا ضروری تھا کہ اس رسم کو بھی آپ ﷺ مٹا کر تشریف لے جاتے "[5]

علامہ مودودیؒ کے سیاق کا نقطہ بہت شاندار ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ مودودیؒ اس آیت میں کسی طرح کی تاویل کو جائز نہیں سمجھتے بلکہ کچھ تاویلیں تو ایسی ہیں جن کا خود سیاق کلام رد کر رہا ہے۔

اور اسی کے قریب قریب امین احسن اصلاحی نے بھی اپنی تفسیر تدبر قرآن میں کہا ہے یعنی آیت کا سیاق بتا رہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے اس لیے جن رسومات کو آپ ﷺ اصلاح میں تبدیل کر رہے ہیں وہ حتمی ہے اور تا ابد ہے اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔ چونکہ یہ خاتم النبیین ہیں اسی وجہ سے ضروری تھا کہ انہی کے ذریعے سے اس رسم بد کی اصلاح ہو جائے۔

اگر ان کے بعد کوئی اور نبی آنے والا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ اس معاملے کو اللہ تعالیٰ آئندہ پر اٹھا رکھتا لیکن اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے انہی کے ہاتھوں دین کی تکمیل ہونی ہے۔ اس وجہ سے ہر وہ چیز درست کی جائے گی جو بگڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہوا کہ ان کے معاملات کو اپنے مفروضات کی روشنی میں نہ دیکھو بلکہ ان کے اصل منصب اور اس کی ذمہ داریوں کی روشنی میں دیکھو۔

---

5 – مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن (ط:ن) ادارہ ترجمان القرآن، لاہور 4/138

Maududi, Sayyid Abu'l-'Ala, Tafahim-ul-Quran (T.N.) Institute of Interpreter-ul-Quran, Lahore4/138

لہٰذا سیاق وسباق سے، مزاج قرآن سے، ربط آیات سے، احادیث، اجماع امت، اور افکار صحابہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اپنے ظاہر پر ہے اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

(3) آیات ختم نبوت میں کسی طرح کی تاویل کا قائل نہ ہونا:

مذکورہ مصنفین اہلسنت کے نہایت معروف ومشہور مصنفین ہیں ان کو قبولیت عامہ حاصل ہے ان میں سے کوئی ایک بھی آیات ختم نبوت میں تاویل کا قائل نہیں ہے کیونکہ یہ آیت اس مضمون پر مشتمل ہے جس کا تعلق ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں تاویل کرنا ہرگز جائز نہیں جیسے امام ابن حجر نے منکرین زکوۃ کے بارے میں فرمایا:

" والذين تمسكوا باصل الاسلام ومنعوا الزكوة بالشبهة التى ذكرواها لم يحكم عليهم بالكفر قبل اقامة الحجة"[6]

یعنی وہ لوگ جو اصل ایمان پر تو قائم رہے تو مذکورہ بالاشبہ کی بناء پر زکوۃ دینے سے انکاری رہے اتمام حجت سے پہلے انکی تکفیر نہیں کی گئی چنانچہ اسی وجہ سے فرمایا گیا" عومل معاملة الكافر "اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عبارت میں الشبهه سے مراد تاویل ہے جیسا کہ خود ابن حجر نے اس کی وضاحت کر دی ہے

لہٰذا آیات ختم نبوت اتنی صریح ہیں کہ ان میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

کن جگہوں پر تاویل درست ہے؟

اس بارے میں ہمیں نبی کریم ﷺ کی چھ حدیثیں ایسی ملتی ہیں جن میں آپ نے تاویل کو قبول کیا اور کچھ میں تاویل کو قبول نہیں کیا

1۔ عبداللہ بن حذافہ امیر سریہ تھے انہوں نے فوجیوں کو آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا تو اس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں داخل ہوتے تو قیامت تک اسی میں رہتے۔

" عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال بعث النبى ﷺ سرية فاستعمل رجلا من الانصار وامرهم ان يطيعوه فغضب فقال اليس امركم النبى ﷺ ان تطيعونى ؟قالو بلى قال فاجمعوا لى حطبا فاجمعوا فقال اوقدوانارا فاوقدوها فقال ادخلواها فهموا وجعل بعضهم يمسک بعضا

---

6 - عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری (ط:ن) دار الفکر بیروت، باب قتل من ابی قبول الفرائض 12/277

Asqalani, Ahmad b. 'Ali, Fath al-Bari (t.n.) Dar-ul-Fikr, Beirut, Bab Qatal min Abi Qabool al-Faraq 12/277

ویقولون فردنا الی النبی ﷺ من النار فما زالوا حتی خمدت النار فسکن غضبه فبلغ النبی ﷺ فقال لو دخلوها ما خرجوا منها الی یوم القیامة الطاعة فی المعروف "[7]

اسی طرح حضرت معاذ نماز میں لمبی سورتیں پڑھاتے تو آپ نے فرمایا:

" افتان یا معاذ"

اسی طرح حضرت اسامہ بن زید کی تاویل کو بھی قبول نہیں فرمایا اور ان سے فرمایا کیا تو اس کا دل پھاڑ کے دیکھا نہیں۔ ان تمام حدیثوں میں آپ ﷺ نے تاویلات کو قبول نہیں کیا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو امر ضروریات دین سے ہو، محکم ہو وہاں تاویل قبول نہیں کی جاتی۔ لہذا آیت ختم نبوت کے ضمن میں جتنی بھی تاویلیں کی جاتی ہیں وہ ساری کی ساری غیر مقبول ہیں۔

شاہ ولی اللہ نے تاویل کی دو قسمیں بیان کی ہیں ایک وہ تاویل جو قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ یا اجماع کے مخالف نہ ہو دوسری وہ جو نصوص قطعیہ و اجماع امت کے مخالف و منفی ہو جیسے رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء تو ضرور ہیں لیکن اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ:

" آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کے نام سے موسوم نہ کیا جائے باقی نبوت کی حقیقت یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہونا، اسکی اطاعت کا فرض ہونا، اس کا گناہوں سے معصوم ہونا اور اجتہادی امور میں غلطی پر قائم رہنے سے محفوظ ہو اور اس کے علاوہ خصائص نبوت یہ آپ ﷺ کے بعد بھی اماموں کے لیے ثابت اور محقق ہیں تو یہ شخص بھی قطعاً زندیق ہے "[8]

علامہ غلام رسول سعیدیؒ نے اپنی تفسیر تبیان القرآن میں اس ضمن میں جو بظاہر مضبوط تاویلات تھیں ان کا جائزہ لیا۔

اسی طرح پیر کرم شاہؒ ازہری نے ختم نبوت کی آیت میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش کے نہ ہونے پر زور دیا بلکہ اس کو دلائل سے ثابت کیا۔

---

7 -بخاری ، محمد بن اسماعیل ، الصحیح الجامع ، الجزء الثانی (ط:ن)مکتبه رحمانیه لاہور، کتاب المغازی ، بَابُ سَرِيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ، : رقم الحدیث 4340

Bukhari, Muhammad bin Isma'il, Al-Sahih al-Jami, Al-Jaza al-Thani (d.n.) Maktaba Rahmania, Lahore, Kitab al-Maghazi, Bab-e-Siriyyah 'Abd Allah b.

8 -کشمیری، محمد انور شاہ، اکفار الملحدین (ط:2011ء) البرھان پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور، پاکستان، ص155

Kashmiri, Muhammad Anwar Shah, Akfar al-Malhadeen (d. 2011) Al-Burhan Publishers Urdu Bazaar, Lahore,Pakistan, p. 155

"اگرچہ بدقسمتی سے امت اسلامیہ کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے باہمی تعصب نے بارہاملت کے امن وسکون کو درہم برہم کیااور فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے المناک حادثات کو جنم دیالیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعویٰ کیااس کو مرتد قرار دے دیا گیااور اس کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملادیا گیا۔

مسیلمہ نے جب نبوت کا دعویٰ کیاتو حضرت صدیق اکبر نے نتائج کی پرواہ کئے بغیر اسکے خلاف لشکر کشی کی اور تب چین کا سانس لیاجب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اتار دیا"[9]

پیر کرم شاہؒ کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ امت نے چودہ سو سال میں ختم نبوت کے حوالے سے بھی پیر صاحب نے یہی موقف اختیار کیا ہے۔ اس نقطے کے بارے میں علامہ مودودیؒ نے بہترین تقریر کی چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

"رسول پاک کا ارشاد تو بجائے خود سند و حجت ہے مگر جب وہ قرآن کی ایک نص کی شرح کر رہا ہو تب تو وہ اور بھی زیادہ قوی حجت بن جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر قرآن کو سمجھنے والا اور اس کی تفسیر کا حقدار اور کون ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کا کوئی دوسرا مفہوم بیان کرے اور ہم اسے قبول کرنا کیا معنی قابل التفات بھی نہ سمجھیں"[10]

یعنی آیت ختم نبوت میں تاویل کا احتمال نہ ہونا قوی حدیثوں سے ثابت ہے بلکہ قرآن کا سیاق وسباق بتارہا ہے کہ یہ الفاظ اپنے ظاہری معنی پر ہیں اور ان میں تاویل کرنا حقائق قرآن کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔

(4)خاتم بمعنی آخری ہونا:

---

9 -ازہری، محمد کرم شاہؒ، ضیاء القرآن (ط:1399ھ) ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، پاکستان، ص66

Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Quran (d. 1399 AH) Zia-ul-Quran Publishers Lahore, Pakistan, p. 66

10 -مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن (ط:ن) ادارہ ترجمان القرآن، لاہور 4/140

Maududi, Sayyid Abu'l-'Ala, Tafahim-ul-Quran (T.N.) Institute of Interpreter-ul-Quran, Lahore4/140

سید مودودیؒ، علامہ سعیدیؒ، اور پیر کرم شاہؒ نے خاتم بمعنی آخری نبی ہونا لغت، عرف اور احادیث سے ثابت کیا ہے۔ اس ضمن میں خاتم کی دو قراءتیں آئی ہیں۔

امام عاصم نے خاتَم تاء کے فتح کے ساتھ جبکہ باقی قراء نے خاتِم تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے:

" وخاتم النبيين قرء عاصم بفتح التاء وهو آلة الختم بمعنى ما يختم به كالطابع بمعنى ما يطبع به والمعنى وكان آخرهم الذى ختموا به وقرء الباقون بكسر التاء اى كان خاتمهم وهو بالمعنى الاول ايضاً وفى المفردات لانه ختم النبوة اى تتمت بمجيعه"[11]

عاصم نے تاء کے فتح کے ساتھ پڑھا اس وقت یہ اسم آلہ ہو گا اس معنی کر کے کہ وہ چیز کہ جس کے ذریعے ختم کیا جائے جیسے طابع کا معنی ہے وہ چیز جس کے ذریعے طبع کیا جائے۔

اور آپ ﷺ سب انبیاء میں سے ایسے آخری ہیں کہ آپ کے ذریعے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا گیا ہے۔ اور باقی قراء نے اسے تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ان کو ختم کرنے والے یہ بھی پہلی قراءت کا ہم معنی ہے۔ مفردات میں ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم فرما دیا یعنی آپ کے آنے سے نبوت مکمل ہو گئی۔

اس پوری تقریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ چاہے خاتم کو اسم آلہ کا صیغہ بنائیں یا اسم فاعل کا صیغہ بنائیں دونوں صورتوں میں اس کا معنی آخری نبی ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ پیر کرم شاہؒ لکھتے ہیں

"اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خاتم کی تاء پر زیر ہو یا زبر اس کا معنی "آخری" ہے۔

اس معنی کی تائید کے لیے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے بھی استدلال کیا ہے:

" وختامه مسک ای آخره مسک"یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

مزید ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ بیشک لغت کی کتابوں میں خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا مروم ہے لیکن انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ:

---

11 - حقی، شیخ اسماعیل، روح البیان (ط:1999ء) دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان 7/371

Haqi, Shaikh Isma'il, Ruh al-Bayan (p.1999) Dar Reviving al-Tahrath al-Arabi, Beirut, Lebanon 7/371

مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہے"[12]

پیر صاحب نے اس جیسے کئی لغوی احتمالات پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ لفظ خاتم کی دونوں قراتوں کا معنی آخری نبی ہی بنتا ہے۔ علامہ سعیدیؒ نے خاتم کے معنی کی تحقیق کرتے ہوئے حضرت قتادہ سے یہ نقل کیا"**خاتم النبیین ای آخرھم**،،یعنی حضرت قتادہ نے خاتم کا معنی آخری کیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں کہ خاتم کا مہر کرنا درست نہیں جیسے شیخ عبد العزیز محدث دہلوی کو خاتم المحدثین کہا جاتا ہے تو کیا ان کی مہر سے محدث بنتے ہیں۔ اسی طرح امام شامی کو خاتم الفقہاء اور علامہ آلوسی کو خاتم المفسرین کہا جاتا ہے تو کیا ان دونوں کی مہر سے فقیہ اور مفسر بنتے ہیں معلوم ہوا کہ احادیث، تفاسیر، لغت و عرف سب کے اعتبار سے خاتم کا معنی مہر کرنا صحیح نہیں ہے"[13]

علامہ سعیدیؒ نے تفسیر، احادیث، لغت وغیرہ کے حوالوں سے اس مضمون کی تکمیل اس انداز میں کی کہ ان سب معتمد ذرائع میں **خاتم النبیین** کا معنی آخری نبی ہی ہے۔ پھر چاہے وہ خاتم بذریعہ اسم آلہ یا خاتم بذریعہ اسم فاعل ہی کیوں نہ ہو۔ حق تو یہ ہے کہ خاتم بمعنی آخری نبی پر چالیس احادیث کی تخریج کر کے علامہ سعیدیؒ نے اس کے مفہوم کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔

علامہ سعیدیؒ کی طرح سید مودودیؒ نے بھی لغوی ابحاث کے ذریعے سے اس مفہوم کو واضح فرمایا کہ یہاں **خاتم النبیین** بمعنی آخری نبی ہی بیان کیا گیا ہے۔ مستزاد یہ کہ اصحاب لغت نے صدیوں سے کتب تحریر کیں ان میں تعصب کی بُو بھی نہیں تھی انہوں نے اس کے مفاہیم کو مثالوں اور حدیثوں کے ذریعے واضح فرمایا کہ یہاں خاتم آخری نبی کے معنی میں ہی ہے۔

(5)عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین سے ہے:

---

12 -ازہری، محمد کرم شاہؒ، ضیاء القرآن (ط:1399ھ) ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، پاکستان 4/69

Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Quran (d. 1399 AH) Zia-ul-Quran Publishers Lahore, Pakistan 4/69

13 -سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن (ط:2010ء) فرید بک سٹال اردو بازار لاھور، پاکستان 9/486

Saeedi, Ghulam Rasool, Tabian-ul-Quran (2010) Farid Book Stall Urdu Bazar Lahore, Pakistan 9/486

علم الکلام کے ماہرین، اصول تفسیر و تفسیر کے ماہرین حتی کہ فقہاء امت کا یہ متفقہ، مسلمہ، مصرحہ بلکہ غیر متنازع مسئلہ ہے کہ آپ ﷺ کو نبی ماننا جس طرح ضروریات دین میں سے ہی اسی طرح آپ کو آخری نبی ماننا بھی ضروریات دین سے ہی ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ضروریات دین کی تعریف کرتے ہوئے اسے بھی ضروریات دین سے جانا ہے جیسا کہ عقائد و کلام کی کتابوں میں مشہور ہے کہ ضروریات دین سے وہ تمام قطعی اور یقینی امور دین مراد ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ کے دین سے ہونا قطعی طور پر معلوم ہے اور حد تواتر و شہرت عام تک پہنچ چکا ہے حتیٰ کہ عوام بھی ان کو دین رسول اللہ ﷺ جانتے اور مانتے ہیں مثلاً:

توحید، نبوت، خاتم الانبیاء پر نبوت کا ختم ہونا، حیات بعد الموت، جزاء، سزاء اعمال، نماز و زکوۃ کا فرض ہونا، شراب و سود وغیرہ کا حرام ہونا۔[14]

اسی طرح طرح فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ جو بندہ آپ ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے کیونکہ آپ کو خاتم النبیین ماننا ضروریات دین میں سے ہے:

" اذا لم یعرف الرجل ان محمدا آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات"[15]

ختم نبوت کے عقیدہ کو مذکورہ مصنفین ضروریات دین میں سے سمجھتے ہیں ضروریات دین کا انکار دین سے بغاوت ہوتی ہے کیونکہ دین کا تعارف ہی اس عقیدے سے ہے جس طرح ہمارے دین کا تعارف نماز، زکوۃ اور توحید کے بغیر نہیں ہے اسی طرح ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے دین کا تعارف ہے۔

اس لیے پیر کرم شاہؒ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس عقیدے کی اہمیت پر بڑا جاندار تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"ہمارا دعویٰ بلکہ ہمارا غیر متزلزل عقیدہ اور یہ ہے کہ حضور ﷺ سب سے آخری نبی ہیں حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے

---

14 - کشمیری، محمد انور شاہ، اکفار الملحدین (ط:2011ء) البرھان پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور، پاکستان، ص59

Kashmiri, Muhammad Anwar Shah, Akfar al-Malhadeen (2011) Al-Burhan Publishers Urdu Bazaar, Lahore, Pakistan, p. 59

15 - شیخ نظام الدین، الفتاوی ہندیہ (ط:1997ء) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، پاکستان، کتاب السیر، الباب فی احکام المرتدین، 2/263

Shaikh Nizamuddin, Al-Fataawa Hindiyya (d. 1997) Maktaba Rashidia Quetta, Pakistan, Kitab al-Sir, al-Bab fi Ahkam al-Murtadin, 2/263

کا دعویٰ کرتا ہے اور جو بد بخت اس کے اس دعویٰ کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزاء کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لیے مقرر فرمائی ہے"[16]

پیر صاحب کے یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ اس عقیدہ کو قطعیت حاصل ہے اس لیے اس پر ایمان غیر متزلزل ہے۔ پھر یہ بات بھی ضروری ہے کہ ضروریات دین میں جس طرح تاویل کی گنجائش نہیں ہے اسی طرح اس میں شک کی گنجائش بھی نہیں ہے کیونکہ قطعیت وہم اور شک لے خلاف ہے اور غیر متزلزل یقین کا تقاضا کرتی ہے۔

اگرچہ مولانا امرتسری نے صرف ختم نبوت کی حکمتوں کو بیان کیا لیکن تفسیر ثنائی اُردو والی میں اس موضوع پر حدیث نہیں لائے[17] لیکن باقی پانچ مفسرین نے اس کو تفسیر بالماثور کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

(6) تعبیرات قرآنی کی تمام اقسام سے یکساں طور پر عمل کرنا:

تعبیرات قرآنی سے مراد نصوص کی مختلف اہمیتوں کو بیان کرنا ہے جیسے عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص۔ ان تمام مفسرین نے ان تمام وجوہ سے نصوص کی تحقیقات کی ہیں اس کا مقصد آیات ختم نبوت کے آیات قطعی اور غیر متزلزل ہونے کو بیان کرنا ہے پھر ختم نبوت کی حکمتوں کو واضح کرنا ہے پھر مقاصد نبوت کو واضح کرنا ہے۔ چنانچہ علامہ سعیدیؒ نے اس ضمن میں دس آیات انہیں مقاصد کی تکمیل کے لیے پیش کیں۔

1. " اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا"[18]

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔

نبی کریم ﷺ کے اوپر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

2 . " وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا "[19]

---

16 -ازہری، محمد کرم شاہؒ، ضیاء القرآن (ط:1399ھ) ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، پاکستان 4/68

Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Quran (d. 1399 AH) Zia-ul-Quran Publishers Lahore, Pakistan4/68

17- امرتسری، ثناء اللہ، تفسیر ثنائی (ط:2002ء) مکتبہ قدوسیہ لاہور 2/17

Amritsari, Sanaullah, Tafsir Sanai (d. 2002), Maktaba Quddusia Lahore 2/17

18 -القرآن:3/5

Al- Qur'an: 3/5

19 -القرآن:28/34

اور اے رسول مکرم ہم نے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے جنت کی بشارت دینے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ ﷺ رسول ہیں اور آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دے دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں بلکہ بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا۔

3 . "قُل يَاأَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [20]

آپ کہیے اے لوگو بیشک میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

اس آیت کی بھی حسب سابق تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہو تو پھر آپ سب کے لیے رسول نہیں رہیں گے۔

4. " وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ "[21]

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت کی بھی اسی طرح تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہو تو پھر وہ بعض لوگوں کے لیے رسول رحمت ہو گا اور آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے۔

5. " تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا "[22]

وہ ذات برکت والی ہے جس نے اپنے عبد کامل پر وہ کتاب نازل کی جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے تاکہ وہ عبد کامل تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو جائے۔

اس آیت سے بھی اسی طرح استدلال ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز اور ممکن کہا جائے تو آپ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والے نہیں ہوں گے۔

Al- Qur'an: 28/34

20 -القرآن:158/7

Al- Qur'an: 158/7

21 -القرآن:107/21

Al- Qur'an: 107/21

22 -القرآن:1/25

Al- Qur'an: 1/25

6. "وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ-قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ-قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ "[23]

اور یاد کیجیے جب اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا کہ میں تمہیں جو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ عظیم رسول آجائے جو ان کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہیں تو تم سب اس پر ضرور ایمان لانا اور تم سب ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور میرے اس بھاری عہد کو قبول کر لیا انہوں نے کہا ہم نے اقرار کر لیا فرمایا پس تم سب ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ جس نبی کے آنے پر تمام رسولوں سے اس پر ایمان لانے اور اسکی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا ہے وہ تمام رسولوں کے بعد آئے گا۔

7. اسی طرح سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 3-2 میں ارشاد فرمایا:

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ اور ان کے باطن کو صاف کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بیشک وہ اس کے آنے سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور اس رسول کو دوسروں کے لیے بھی بھیجا ہے جو پہلوں سے نہیں ملے۔ اور وہ بے حد غالب بہت حکمت والا ہے۔[24]

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ سیدنا محمد ﷺ اپنے زمانہ کے لوگوں کے لیے بھی رسول ہیں اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کے لیے بھی رسول ہیں۔

اب اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کسی اور رسول کا آنا بھی ممکن ہے تو پھر اس رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے آپ رسول نہیں ہوں گے۔

8. اور اسی طرح سورۃ النساء کی آیت نمبر 115 میں فرمایا:

---

23 - القرآن: 3/81

Al- Qur'an: 81/3

[24] القرآن 3،2/62

Al- Qur'an 2,3/62

اور جو شخص اس پر ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور تمام مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانہ ہے۔[25]

عہد رسالت سے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبی کا مبعوث ہونا محال ہے۔

9. اسی طرح سورۃ الحدید کی آیت نمبر 10 میں فرمایا:

تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ دوسروں کے برابر نہیں ہیں۔

ان کا ان لوگوں سے بہت بڑا درجہ جنہوں نے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور قتال کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے نیک عاقبت کا وعدہ فرمایا ہے۔[26]

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ کرام بعد کے صحابہ سے بہت افضل ہیں۔ اگر سیدنا محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہو تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے۔ اور ان صحابہ سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے۔

(7) عقیدہ ختم نبوت کا ان بنیادی عقائد میں سے ہونا جس پر امت چودہ صدیوں سے مجمع علیہ ہے:

گزشتہ چودہ صدیوں میں آیات ختم نبوت کے مفاہیم پر امت کا اجماع ہے دور خلفاء راشدین، دور بنو امیہ، دور بنو عباس، دولتِ فاطمیہ، سلطنت عثمانیہؒ حتی کہ برصغیر پر انگریز کے تسلط سے پہلے ہندوستان کے بادشاہوں کے دور میں کسی مدعی نبوت کو کھلا نہیں چھوڑ گیا بلکہ اس کے خلاف قلمی و لسانی جہاد کا علم بلند کیا گیا۔

مسلم علماء میں سے کسی صاحب علم ذی شعور عالم نے اس عقیدے سے اختلاف کیا ہے نہ ہی روگردانی کی ہے۔ پیر کرم شاہؒ لکھتے ہیں:

---

[25] القرآن 4/115

Al- Qur'an 4/115

[26] القرآن 10/57

Al- Qur'an 10/57

"اسلام کی تیرہ صد سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سر پھرے، طالع آزما، یا فتنہ پرداز نے اپنے آپ کو نبی کہنے جرأت کی اس کو قتل کر دیا گیا۔ یہ عرض کرنے کا مقصد صرف اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ ان بنیادی عقائد میں سے ایک ہے جن پر گوناگوں اختلافات کے باوجود تیرہ صدیوں تک امت کا کلی اتفاق اور قطعی اجماع رہا ہے۔ جس طرح ایک مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید، قیامت، حضور کی رسالت کسی دلیل کی محتاج نہیں ۔اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی کبھی زیر بحث نہیں آیا اور اس کے ثبوت کے لیے کسی مسلمان کو کسی دلیل یا بحث و تمحیص کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔"[27]

نبوت کی کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں اسی طرح نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔ نبی کی ضرورت تب ہوتی ہے جب کسی نبی کا کام ادھورا رہ گیا ہو یا کسی نبی کی تعلیمات مٹ گئی ہوں یا کسی نبی کے احکام میں عالمگیریت نہ ہو یا کسی نبی کی شریعت میں جامعیت نہ ہو جیسے احکام کا نزول یعنی اسرائیل کہہ کر ہوتا تھا تو اس سے صاف سمجھ آتا ہے کہ اس شریعت میں جامعیت نہیں تھی اسی بناء پر وہاں مخصوص لوگوں کے لیے احکامات نازل کیے جاتے تھے۔

نبوت کے مقاصد کو قرآن نے متعدد مقامات پر بیان کیا ہے الغرض اغراض نبوت سے سے لیکر ارسال نبوت کی حکمتوں سے قرآن نے ہی واقفیت دی ہے۔ اب اگر خاتم النبیین کی شریعت جامع دین، غیر منسوخ بلکہ ناسخ، عالمگیر تھی تو ایسی کونسی حکمت و مصلحت رہ گئی تھی جس کی وجہ سے نبوت کا دروازہ کھولا گیا؟ لازمی امر ہے کہ مدعی نبوت خاتم النبیین کی شریعت کو جامع عالمگیر، غیر مبدل و محرف مانتے ہیں تو کس امر کی بناء پر نبی آئے۔

خلاصہ:

اردو کی متداول چھ معتبر تفسیروں کی روشنی میں آیات ختم نبوت کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل نکات میں یہ سب متفق ہیں:

آیات ختم نبوت کی قطعیت ہے، آیات ختم نبوت کا اپنے ظاہری معنی پر ہونا یعنی ہر اعتبار سے محکم ہونا نا کہ تشابہ حقیقی و تشابہ من وجہ، آیات ختم نبوت میں کسی قسم کی تاویل کا قائل نہ ہونا، خاتم بمعنی آخری ہونا، مذکورہ عقیدہ کا ضروریات دین سے ہونا، تعبیرات قرآنی کی تمام اقسام سے یکساں طور پر استدلال کرنا، عقیدہ ختم نبوت کا ان بنیادی عقائد میں سے ہونا جس پر امت چودہ صدیوں سے مجمع علیہ ہے۔

---

[27] – ازہری، محمد کرم شاہؒ، ضیاء القرآن (ط:1399ھ) ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، پاکستان4/67

Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Quran (d. 1399 AH) Zia-ul-Quran Publishers Lahore, Pakistan4/67

ان تفاسیر میں جہاں بھی مباحث ختم نبوت ہیں وہاں ایک پس منظر کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے اور ان مقامات کو سمجھنے کے لیے ان آیات کے ضمن میں ہونے والی انتہائی ضعیف شبہات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے پھر جا کر یہ مفاہیم مکمل طور پر قاری پر واضح ہوتے ہیں۔

اسی طرح قاری کو ان اصطلاحات سے واقف ہونا بھی انتہائی ضروری ہے کیونکہ بہت سے مقامات اصطلاحات سے عدم واقفیت کی بناء پر پیچیدہ محسوس ہوتے ہیں حالانکہ اصطلاحات سے واقف کو اس مقام کی خوبیاں بہت سے سارے مفاہیم سے آشکار کر دیتی ہیں۔

مثلاً تشریعی نبوت اور غیر تشریعی نبوت کیا ہے؟ان میں کس قدر فرق ہے؟پوری بحث کا مرکزی نقطہ کیا ہے۔ان تفاسیر میں جہاں بھی مباحث ختم نبوت وارد ہوئی ہیں وہاں طریقہ کار رہا ہے۔

آیات ختم نبوت کی ابحاث میں تسلسل کے ساتھ ایک قسم کے ارتقائی عمل سے گزر کر ہی تفاسیری مباحث میں اضافے ہوتے جارہے ہیں اصل میں یہ مباحث علم الجدل کے اصولوں پر مبنی ہیں اس لیے ان سے کماحقہ وہی مستفید ہوسکتے ہیں جو ان کے اصولوں سے واقف ہوں گے۔

آیات ختم نبوت میں تاویل کی گنجائش نہیں ہے اردو ادب میں تماثل کا فقدان ہوتا ہے لیکن آیات ختم نبوت کے تناظر میں ایک طرف سید مودودیؒ واصلاحی جیسے جدید رجحانات بلکہ قرآنی تفہیم کے عقلی علمبردار ہیں۔

دوسری طرف اسلاف کی تحقیقات سے لمحہ بھر بھی انحراف نہ کرنے والے ہیں یعنی امرتسری اور مفتی عثمانیؒ صاحب۔

تیسری طرف جامع شخصیات ہیں یعنی پیر کرم شاہؒ اور سعیدیؒ صاحب۔

ان تینوں کے مزاج، استدلال، طرزِ فکر جیسے نکات میں فرق ہے لیکن ان سب میں عقیدہ ختم نبوت کی قطعیت و معروفیت پر مماثلت واتفاق ہے جس سے یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا ان آیات کے مضامین میں حقیقی طور پر کوئی اختلاف نہیں۔

سفارشات:

- ختم نبوت کی مندرجہ بالا جزئیات کو مفسرین ہمیشہ مؤثر طریقے سے ضبط کریں۔
- آیات ختم نبوت کا اعجازی پہلو واضح کرنے کے لیے آرٹیکل اور کالم نگاری کا اہتمام کیا جائے۔
- عقیدہ ختم نبوت کی قطعیت و معروضیت کے لیے بالخصوص شعبہ قرآن و تفسیر میں سیمینارز، مقابلہ جات وغیرہ کا اہتمام کیا جائے۔

- آیات ختم نبوت کے مضامین وروابط پر بین الاقوامی سطح پر مباحثے اور مکالمے ہونے چاہئیں۔
- آیات ختم نبوت کے وہ مفاہیم جو بالاجماع باطل قرار پائیں ان پر پابندی عائد کر دینی چاہیئے۔
- آیات ختم نبوت کے تناظر میں بہت سے مترجمین انتہائی خیانت کے مرتکب ہوئے ان علمی محاکمہ ہونا چاہیے۔